© rasailojaraid.com

امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

ڈاکٹر عتبان محمد چوہان

احباب یہ کہتے ہیں کوئی نظم ہی کہہ دو
ذوالکفل کو جیسا بھی ہے پایا سبھی کہہ دو
کیسے تھے شب و روز وہ جب ساتھ تھا اپنے
اب کتنی گراں دل پہ ہے اِک اِک گھڑی کہہ دو
قابو میں کہیں دل کو میں لا پاؤں تو کہہ دوں
امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

کچھ اس کی شرافت کا دیانت کا کروں ذکر
لہجے سے عیاں اس کی صداقت کا کروں ذکر
مولا نے اُسے نسب ودیعت جو کیا تھا
اس نسب کے احساسِ امانت کا کروں ذکر
قابو میں کہیں دل کو میں لا پاؤں تو کہہ دوں
امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

جو حلقۂ احباب کا محور تھا سراسر
اخلاص و وفا، زہد و عبادت کا وہ پیکر
مجھ سے نہیں ہوسکتے ہیں اس شخص کے حصے
ہر ایک کو رکھتا تھا لڑی میں جو پرو کر
قابو میں کہیں دل کو میں لا پاؤں تو کہہ دوں
امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

دنیا کے تساہل سے تغافل سے وہ آگے
مسلک میں عقیدے میں تجاہل سے وہ آگے
معیار کہیں سے کوئی مل پائے تو کہہ دوں
ہر ایک مقابل کے تقابل سے وہ آگے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قابو میں کہیں دل کو میں لا پاؤں تو کہہ دوں
امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

اک خواب تھا پلکوں پہ دھرا رہ گیا جیسے
رستے میں سفر ایک بچھا رہ گیا جیسے
دل اب بھی تڑپتا ہے کہ ہوجائے وہ ایفا
اِک عہد مکمل نہ ہوا، رہ گیا جیسے

قابو میں کہیں دل کو میں لا پاؤں تو کہہ دوں
امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

ٹھیری ہے اگر زیست تو ساکن ہیں زمانے
پھر کیسے یہ دن رات گزرتے ہیں نجانے
اک نقش کہ لگتا ہے معلق سا فضا میں
وہ گرچہ نہیں جگ میں مگر دل یہ نہ مانے

قابو میں کہیں دل کو میں لا پاؤں تو کہہ دوں
امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

کندن کوئی موتی کوئی ہیرا نہیں اک لفظ
لکھتا ہوں مٹاتا ہوں کہ جچتا نہیں اک لفظ
گو ارض و سما چھان لیے میں نے سخن کے
شایانِ مراتب مجھے ملتا نہیں اک لفظ

قابو میں کہیں دل کو میں لا پاؤں تو کہہ دوں
امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

وہ ہم دم و غم خوار بھی ایسا ہی تھا میرا
بعد اس کے نہیں اترا کبھی دل پہ سویرا
کیسے کروں احساس کی شدت کو بیاں میں
قدموں میں خدیجہؓ کے ہے اب اس کا بسیرا

قابو میں کہیں دل کو میں لا پاؤں تو کہہ دوں
امکان کی حد سے میں گزر جاؤں تو کہہ دوں

(۴/فروری ۲۰۱۰ء)

© rasailojaraid.com